# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 نومبر، 1964

**کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس**

**بنام**

**باگیا لکشمی اینڈ کمپنی، اودامل پیٹ**

[کے سبا راؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹس]

***انکم ٹیکس-فرم کی رجسٹریشن-ہندو غیر منقسم خاندان کے ارکان جو فرم میں شراکت دار کے طور پر اس کی نمائندگی کرتے ہیں-ہندو غیر منقسم خاندان کی تقسیم-اراکین کے مفادات کے درمیان فرق جیسا کہ شراکت نامہ اور تقسیم نامہ میں دکھایا گیا ہے۔—انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11، سال 1922)، دفعہ 26A۔***

G اور ان کے بیٹے V کا تعلق ایک ہندو غیر منقسم خاندان سے تھا، اور خاندان کے نمائندوں کی حیثیت سے وہ اس کمپنی میں شراکت دار تھے جس میں بالترتیب $7\frac{1}{2}$ آنے اور $2\frac{1}{2}$ آنے کے حصص تھے۔ اس طرح اس خاندان نے ان کے ذریعے ٹیکس دہندگان کی فرم میں 10 انوں کی دلچسپی کا اظہار کیا۔ 24 اگست 1950 کو خاندان میں تقسیم ہوئی اور تقسیم نامہ کے مطابق ٹیکس دہندگان کی فرم میں خاندان کے 10 انوں کے مفادات کو سات اراکین کے درمیان اس طرح تقسیم کیا گیا تھا کہ G اور V کو الاٹ کیے گئے حصص بالترتیب 2 آنے اور 1 آنے 4 پائی ہو گئے۔ 30 نومبر، 1950 کو ٹیکس دہندگان کی فرم کے شراکتداروں نے ایک نیا شراکت نامہ تیار کیا اور اس میں G اور V کو الاٹ کیے گئے حصص بالترتیب $7\frac{1}{2}$ آنے اور $2\frac{1}{2}$ آنے تھے۔ انکم ٹیکس حکام نے 1952-53، 1953-54 اور 1954-55 کے نئے دستاویز کی بنیاد پر انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and
integrity of this document

26A کے تحت اندراج کے لیے ٹیکس دہندگان کے دعوے کو قبول کر لیا تھا۔ شراکت نامہ میں دکھائے گئے مطابق G اور V کو ان کے متعلقہ حصص پر مناسب طور پر جانچا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے دلیل دی کہ پہلے دو سالوں کے سلسلے میں وہ صرف اپنے متعلقہ حصص کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں G سا کہ ان کے سابقہ غیر منقسم خاندان کی تقسیم نامہ میں دکھایا گیا ہے۔ ان کی دلیل انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے قبول کرلی تھی۔ اس پر انکم ٹیکس کمشنر نے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 33B کے تحت کام کرتے ہوئے شراکت داری کی اندراج تین سال کے لئے اس بنیاد پر منسوخ کردی کہ شراکت نامہ میں شراکت داروں کے صحیح حصص ظاہر نہیں کیے گئے تھے۔ ٹریبونل نے اپیل میں کمشنر کے اقدام کو برقرار رکھا۔ اس کے بعد ٹیکس دہندگان کے کہنے پر الہ آباد ہائی کورٹ میں ایک ریفرنس دائر کیا گیا، جس میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ کیا دفعہ 33B کے تحت کمشنر کی کارروائی قانونی تھی، اور اگر ایسا ہے، تو کیا فرم دفعہ 26A کے تحت زیر غور سالوں کے لئے اندراج شدہ ہے۔ ہائی کورٹ نے دونوں سوالوں کا فیصلہ ٹیکس دہندگان کے حق میں اور ریونیو کے خلاف کیا۔ کمشنر انکم ٹیکس نے اس عدالت میں اپیل کی۔

ریونیو کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ چونکہ شراکت نامہ میں G اور V کے صحیح حصص کی وضاحت نہیں کی گئی ہے جبکہ وہ تقسیم نامہ کے مطابق صرف 2 آنے اور 1 آنے 4 پائی حصص کے حقدار ہیں، شراکت نامہ میں انہیں بالترتیب $7\frac{1}{2}$ آن اور $2\frac{1}{2}$ آنے حصص کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ اور اس لئے ٹریبونل نے درست کہا تھا کہ مذکورہ شراکت داری کو ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت درج نہیں کیا جاسکتا ہے۔

**حکم ہوا کہ:** شراکت داری کے معاہدے کا شراکت داری میں منافع کے حصص کے سلسلے میں شراکت داروں کی دوسروں کے ساتھ ذمہ داری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف شراکت داروں کے حقوق اور ذمہ داریوں کو منظم کرتا ہے. شراکتدار ایک مشترکہ ہندو خاندان کا کرتا ہو سکتا ہے، وہ ٹرسٹی ہو سکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وہ دوسروں کے ساتھ ذیلی شراکت داری میں داخل ہو سکتا ہے۔ وہ کسی معاہدے کے تحت ظاہر یا اظہار ہو سکتا ہے، افراد کے ایک گروہ کا نمائندہ ہو سکتا ہے۔ وہ کسی دوسرے کے لئے بے نامی دار ہو سکتا ہے۔ ایسے تمام معاملات میں وہ دوہری حیثیت رکھتا ہے۔ وہ شراکت داری جو وہ اپنی ذاتی حیثیت میں کام کرتا ہے۔ اپنی نمائندہ حیثیت میں تیسرے فریق ہیں. تیسرے فریق، جن میں سے ایک شراکت دار کی نمائندگی کرتا ہے، دوسرے شراکت داروں کے خلاف اپنے حقوق کو نافذ نہیں کرسکتے ہیں اور نہ ہی دوسرے شراکت دار مذکورہ تیسرے فریق کے خلاف ایسا کرسکتے ہیں۔ ان کا حق صرف قانون کے مطابق یا معاہدے کی شرائط کے مطابق اپنے **شراکت دار** کے نمائندے کے منافع میں حصہ ہے، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے.[26 E-G]

شراکت داری کا قانون اور ہندو قانون مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ ایک منقسم رکن یا سابقہ مشترکہ خاندان کے کچھ منقسم ارکان یقینی طور پر منقسم خاندان کے اراکین کے مابین کسی انتظام کے تحت تیسرے فریق کے ساتھ شراکت داری میں داخل ہوسکتے ہیں۔ شراکت داری میں ان کے حصص شراکت داری کی شرائط پر منحصر ہیں۔ شراکت داری میں ان کے نمائندے کے مفاد میں منقسم خاندان کے اراکین کے حصص تقسیم نامہ کی شرائط پر منحصر ہیں۔[D-28 E]

ہائی کورٹ نے پوچھے گئے سوالات کے صحیح جوابات دیئے تھے۔ چونکہ شراکت نامہ حقیقی تھی اس لیے مذکورہ شراکتداری میں G اور V کو دیے گئے حصص شراکت نامہ کی شرائط کے مطابق درست تھے۔[28 F]

انکم ٹیکس کمشنر، احمد آباد بمقابلہ میسرز اے عبدالرحیم اینڈ کمپنی[1965] 2 S.C.R 12 کا حوالہ دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and integrity of this document

چرنداس ہری داس بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی،
[1960] 3 S.C.R 296، پر منحصر تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 1099-1101، سال 1963۔

مدراس ہائی کورٹ کے 24 جنوری 1961 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیں R.C نمبر 143، سال 1956 میں دائر کی گئی تھیں۔

اٹارنی جنرل سی کے دپتاری، این ڈی کارخانی اور آر این۔

سچتھی، اپیل کنندہ کے لئے.

جواب دہندہ کی طرف سے ایس سوامی ناتھن اور آر گوپال کرشنن۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سباراؤ نے سنایا۔

یہ اپیلیں اگرچہ ایک ہی نہیں بلکہ ایک ایسا ہی سوال اٹھاتی ہیں جس پر ہم نے انکم ٹیکس کمشنر احمد آباد بمقابلہ میسرز اے عبدالرحیم اینڈ کمپنی([1]) میں فیصلہ دیا ہے۔ ٹیکس دہندگان کی فرم پلانی انداور ملز لمیٹڈ، اڈامل پیٹ کے مینجنگ ایجنٹ تھے۔ یہ اصل میں یکم جون 1934 کو شراکت داری کے ایک دستاویز کے ذریعہ تشکیل دیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل 6 افراد شراکت دار تھے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and
integrity of this document

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 1. | G. Venkataswami Naidu | ... | 2 | انے |
| 2. | G. T. Narayanaswamy Naidu | ... | 2 | انے |
| 3. | G. T. Krishnaswamy Naidu | ... | 2 | انے |
| 4. | M. A. Palaniappa Chettiar | ... | 5 | انے |
| 5. | R. Guruswamy Naidu | ... | $2\frac{1}{2}$ | انے |
| 6. | K. Venkatasubba Naidu | ... | $2\frac{1}{2}$ | انے |

بعد کے لین دین سے جی وینکٹسوامی نائیڈو کا حصہ ان کے بیٹے ودیاساگر کو منتقل کر دیا گیا اور ایم اے پلانیپاچیٹیار کا حصہ آر گروسوامی نائیڈو نے خرید لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچویں شراکتدار جی گروسوامی کے پاس اس شراکتداری میں $2\frac{1}{2}$ انا کے حصص کے بجائے $7\frac{1}{2}$ انوں کا حصہ تھا۔ گروسوامی نائیڈو اور وینکٹسبا نائیڈو، پانچویں اور چھٹے شراتکدار، ایک ہندو غیر منقسم خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور ان کے حصص کا فائدہ مند مفاد اسی خاندان کا تھا۔ درحقیقت گزشتہ برسوں کے دوران مشترکہ خاندان کا جائزہ مذکورہ حصص سے متعلق آمدنی کے حوالے سے لیا گیا تھا۔ 24 اگست 1950 کو مذکورہ ہندو غیر منقسم خاندان تقسیم ہو گیا اور اس کے اراکین کے درمیان تقسیم نامہ کیا گیا۔ اس دستاویز کے تحت خاندان کے پاس موجود دس انوں کا حصہ درج ذیل میں تقسیم کیا گیا تھا:

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 1. | R. Guruswamy Naidu | ... | 2 | انے |
| 2. | Rudrappa<br>(Minor son of No. 1) | ... | 1 | انے |
| 3. | Venkataramana | ... | 1 | انے |
| 4. | (Minor son of No. 1) | ... | 2 | انے |
| 5. | Subba Naidu | ... | 1-4 | انے |
| 6. | Venkatasubba Naidu | ... | 1-4 | انے |
| 7. | Rudrappa Naidu | ... | 1-4 | انے |

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تقسیم ہند کے بعد 30 نومبر 1950ء کو ٹیکس دہندگان کی فرم کے شراکت داروں کے درمیان ایک نئی شراکت نامہ پر عمل درآمد کیا گیا۔ مذکورہ شراکت نامہ کے تحت ہر شراکتدار کو مندرجہ ذیل حصص الاٹ کیے گئے تھے:

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 1. | R. Guruswamy Naidu | ... | $7\frac{1}{2}$ | انے |
| 2. | R. Venkatasubba Naidu | ... | $2\frac{1}{2}$ | انے |
| 3. | G. T. Narayanaswamy Naidu | ... | 2 | انے |
| 4. | G. T. Krishnaswamy Naidu | ... | 2 | انے |
| 5. | Vidyasagar | ... | 2 | انے |

غور طلب بات یہ ہے کہ 10 انوں کے حصص میں فائدہ مند دلچسپی اصل میں ہندو غیر منقسم خاندان سے تعلق رکھتی تھی جس کے گروسوامی نائیڈو اور وینکٹسبا نائیڈو ممبر تھے۔ لیکن مشترکہ خاندان کی تقسیم سے پہلے اور بعد میں مذکورہ دو افراد ،یعنی گروسوامی نائیڈو اور وینکٹسبا نائیڈو، فرم کے شراکت دار تھے۔ تقسیم ہند سے پہلے 10 انوں کے حصے میں فائدہ مند مفاد غیر منقسم خاندان میں تھا، لیکن تقسیم کے بعد شراکت داری میں فائدہ مند دلچسپی مذکورہ دو شراکت داروں سمیت خاندان کے منقسم اراکین میں تھی۔ ٹیکس دہندگان نے 30 نومبر 1950 کو انکم ٹیکس افسر کے سامنے 1952-53، 1953-54 اور 1954-55 کے لئے اندراج کے لئے شراکت داری کا دستاویز پیش کیا اور اسے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 26A کے تحت اندراج شدہ کیا گیا تھا، جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے۔ بعد میں گروسوامی نائیڈو اور وینکٹسبا نائیڈو کو ان کے متعلقہ حصص پر ٹیکس دہندگان کے شراکتدار کے طور پر جانچا گیا جیسا کہ شراکت نامہ میں دکھایا گیا ہے۔ لیکن انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے ان پر کیے گئے دو جائزوں کے سلسلے میں ان کی دلیل کو قبول کیا اور کہا کہ وہ تقسیم نامہ میں دکھائے گئے حصص کے سلسلے میں صرف ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ٹریبونل کے فیصلے کے بعد ایکٹ کی دفعہ 33B کے تحت کام کرنے والے انکم ٹیکس کمشنر نے شراکتداری کی اندراج اس بنیاد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر منسوخ کر دی کہ شراکت نامہ میں شراکتداروں کے صحیح حصص ظاہر نہیں کیے گئے۔ اپیل پر اپیلٹ ٹریبونل نے کمشنر کے 3 تشخیصی سال کے حوالے سے حکم کی توثیق کی۔ ٹیکس دہندگان کی فرم کے کہنے پر قانون کے مندرجہ ذیل سوالات کو ہائی کورٹ کو بھیج دیا گیا۔

(1) کیا کمشنر کا دفعہ 33B کے تحت تین سال 1952-53، 1953-54 اور 1954-55 کے لئے فرم کی اندراج منسوخ کرنے کا مذکورہ بالا حکم قانونی ہے؟

(2) اگر مندرجہ بالا سوال کا جواب ہاں میں ہے، تو کیا فرم مذکورہ تشخیصی سالوں کے لئے دفعہ 26A کے تحت اندراج کے قابل ہے.

مدراس ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ، جس نے اس ریفرنس کی سماعت کی، اس نتیجے پر پہنچی کہ شراکت داری ایک حقیقی شراکت داری تھی، کہ مشترکہ ہندو خاندان میں تقسیم سے خاندان کے اراکین کو مخصوص حصص الاٹ کرنے سے فرم کے دونوں شراکت داروں کے خاندان کے دیگر اراکین کے تئیں جوابدہی متاثر ہو سکتی ہے۔ لیکن دیگر شراکت داروں کے ساتھ ان کے تعلقات کسی بھی طرح سے متاثر نہیں ہوئے تھے اور اسی وجہ سے ٹریبونل نے یہ کہنے میں غلطی کی کہ مذکورہ شراکت داری کی اندراج کو درست طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں اس نے پہلے سوال کا جواب نفی میں اور دوسرے سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ لہٰذا یہ اپیلیں۔

ریونیو کی طرف سے پیش ہوئے فاضل اٹارنی جنرل نے دلیل دی کہ چونکہ شراکت نامہ میں گروسوامی نائیڈو اور وینکٹسوب نائیڈو کے صحیح حصص کی وضاحت نہیں کی گئی ہے، جبکہ وہ تقسیم نامہ کے مطابق صرف 2 انے اور 1 انے 4 پائی حصص کے حقدار ہیں، لیکن شراکت نامہ میں انہیں بالترتیب $7\frac{1}{2}$ آن اور $2\frac{1}{2}$ انے حصص

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ لہذا، ٹریبونل نے درست کہا کہ مذکورہ شراکت داری کو ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت اندراج شدہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر سوامیناتھن، جواب دہندہ کے فاضل وکیل نے استدلال کیا کہ شراکت داری کے کاروبار میں خاندان کے فائدہ مند مفاد کی تقسیم کا ایکٹ کے تحت شراکت داری کے اندراج کے سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ، ان کے مطابق، انکم ٹیکس حکام صرف اس کے شراکت داروں کے ذریعہ انجام دی گئی شراکت داری کے عمل کی صداقت اور صداقت سے متعلق ہے نہ کہ کسی ایک شراکت دار کے تیسرے فریق کے ساتھ اس کے حصہ کے سلسلے میں۔

ہم نے کمشنر آف انکم ٹیکس، احمد آباد بمقابلہ مسرز اے عبدالرحیم اینڈ کمپنی، بڑودہ (2) میں کہا ہے کہ انکم ٹیکس افسر کسی فرم کے اندراج کو مسترد کر سکتا ہے اگر وہ حقیقی یا درست نہیں ہے اور اگر اندراج کے لئے درخواست نے ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کی تعمیل نہیں کی ہے۔ یہاں ہم نے تسلیم کیا ہے کہ ایک حقیقی شراکت داری ہے. یہ بھی تجویز نہیں کیا جا سکتا کہ یہ باطل ہے. واحد اعتراض یہ ہے کہ گروسوامی نائیڈو اور وینکٹسبا نائیڈو کے پاس شراکت نامہ میں دکھائے گئے حصص کے مقابلے میں تقسیم نامہ میں کم حصہ ہے۔ اگر تین تصورات کے درمیان فرق کو ذہن میں رکھا جائے تو زیادہ تر الجھن ختم ہو جاتی ہے۔ شراکت داری معاہدے کی ایک مخلوق ہے۔ ہندو قانون کے تحت ایک مشترکہ خاندان کی حیثیت ہے اور تقسیم کا حق اس کے واقعات میں سے ایک ہے۔ انکم ٹیکس قانون انکم ٹیکس افسر کو ایکٹ کے ذریعہ فراہم کردہ طریقے سے کسی شخص کی آمدنی کا اندازہ لگانے کا اختیار دیتا ہے۔ سوائے اس کے کہ جہاں انکم ٹیکس ایکٹ کی کوئی مخصوص شق ہے جو کسی دوسرے قانونی قانون یا فطری قانون سے الگ ہے، ان دفعات پر قانون کی متعلقہ شاخوں کی روشنی میں غور کرنا ہو گا۔ شراکت داری کے معاہدے کا شراکت داری میں منافع کے حصص کے سلسلے میں شراکت داروں کی دوسروں کے ساتھ ذمہ داری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف شراکت داروں کے حقوق اور ذمہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and
integrity of this document

داریوں کو منظم کرتا ہے. شراکتدار ایک مشترکہ ہندو خاندان کا کرتا ہو سکتا ہے۔ وہ ایک ٹرسٹی ہو سکتا ہے۔ وہ دوسروں کے ساتھ ذیلی شراکت داری میں داخل ہو سکتا ہے۔ وہ، کسی معاہدے کے تحت، اظہار یا ظاہر، افراد کے ایک گروپ کا نمائندہ ہو سکتا ہے۔ وہ کسی دوسرے کے لئے بے نامی دار ہو سکتا ہے۔ ایسے تمام معاملات میں وہ دوہری حیثیت رکھتا ہے۔ وہ شراکت داری جو وہ اپنی ذاتی حیثیت میں کام کرتا ہے۔ اپنی نمائندہ حیثیت میں تیسرے فریق ہیں. تیسرے فریق، جن میں سے ایک شراکت دار کی نمائندگی کرتا ہے، دوسرے شراکت داروں کے خلاف اپنے حقوق کو نافذ نہیں کرسکتے ہیں اور نہ ہی دوسرے شراکت دار مذکورہ تیسرے فریق کے خلاف ایسا کرسکتے ہیں۔ ان کا حق صرف قانون کے مطابق یا معاہدے کی شرائط کے مطابق اپنے شراکتدار کے نمائندے کے منافع میں حصہ ہے، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے. اگر ایسا ہوتا تو گروسوامی نائیڈو کاروبار میں 10 انے کا حصہ لے کر دوسروں کے ساتھ حقیقی شراکت داری کر سکتے تھے، حالانکہ حقیقت میں خاندان کے اراکین کے درمیان ان کا صرف 2 انے حصہ ہے۔ وہ خاندان کے منقسم افراد کو اپنے حصے سے متعلق منافع کے لئے جوابدہ ہوتا، لیکن اس سے شراکت داری کی صداقت یا صداقت متاثر نہیں ہوتی۔ اتنا کچھ فاضل اٹارنی جنرل نے تسلیم کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ اگر تقسیم شدہ خاندان کے ایک رکن کی بجائے اس کے دو ارکان نے شراکت داری میں 10 انے کا حصہ لیا تو اس کا نتیجہ مختلف کیوں نکلے گا۔ اگر کسی ایک رکن کی نمائندگی کے معاملے میں ریونیو کی دلیل کا کوئی فائدہ نہیں تھا، تو اس معاملے میں بھی اس کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا تھا جہاں دو ارکان شراکت داری میں خاندان کے منقسم اراکین کی نمائندگی کرتے ہیں۔ چونکہ شراکت نامہ حقیقی تھا، اس لئے یہ مانا جانا چاہئے کہ مذکورہ شراکت داری میں گروسوامی نائیڈو اور وینکٹسبا نائیڈو کو دیئے گئے حصص شراکت نامہ کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and integrity of this document

چرنداس ہری داس بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی([1]) کی اس عدالت کو اس کے برعکس موقف پر غور کرنا پڑا۔ وہاں ایک ہندو غیر منقسم خاندان کا کرتا 6 مینجنگ ایجنسی فرموں میں شراکت دار تھا اور اس طرح کے شراکتدار کے طور پر اسے ملنے والے مینجنگ ایجنسی کمیشن کے حصے کا اندازہ خاندان کی آمدنی کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد، خاندان میں جزوی تقسیم ہوئی جس کے ذریعہ انہوں نے اپنی بیٹی کو دو مینیجنگ ایجنسیوں میں سے ہر ایک سے کمیشن کا ایک پائی حصہ دیا اور ان ایجنسیوں اور دیگر چار مینیجنگ ایجنسیوں میں کمیشن کو ان کے، ان کی بیوی اور تین نابالغ بیٹوں کے درمیان پانچ برابر حصص میں تقسیم کیا گیا۔ تقسیم کی یادداشت میں کہا گیا ہے کہ فریقین نے فیصلہ کیا تھا کہ یکم جنوری 1946 سے حاصل ہونے والا کمیشن مشترکہ خاندان کی جائیداد میں ختم ہو جائے گا اور ہر ایک اپنے حصے کا مکمل مالک بن جائے گا۔ تقسیم کے باوجود انکم ٹیکس حکام نے مذکورہ کل آمدنی کا تخمینہ مشترکہ خاندان کی آمدنی کے طور پر لگایا۔ بمبئی ہائی کورٹ نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ لیکن اس عدالت نے کہا کہ چونکہ تقسیم کا دستاویز حقیقی تھا، اس لئے یہ خاندان کے اراکین کے درمیان مکمل طور پر مؤثر تھا اور اس لئے تقسیم شدہ جائیداد کے سلسلے میں آمدنی ہندو مشترکہ خاندان کی آمدنی نہیں تھی۔ اس تناظر میں ہدایت اللہ جسٹس نے عدالت کی طرف سے بات کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ریمارکس دیے:

> "ہندو قانون میں تقسیم کی حقیقت کا شراکتدار کی حیثیت پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا ہے، جہاں تک شراکت کے قانون کا تعلق ہے، لیکن جہاں تک ہندو قانون کا تعلق ہے، اس کا خاندان پر مکمل اثر پڑتا ہے۔ شراکت دار بننے سے غیر منقسم خاندان کے افراد کو شراکت داری میں شامل نہیں کیا جاتا، خاندان کی تقسیم دوسرے شراکتدار یا شراکت داروں کے مقابلے میں شراکت دار کی حیثیت کو تبدیل نہیں کرتی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ تقسیم، حقیقت میں، کرتا کی حیثیت کو نوٹ کرتی ہے، اور اس کا اندازہ کرتا ہے کہ وہ ایک ساتھی نہیں بلکہ ہندو غیر منقسم خاندان کی نمائندگی کرتا ہے، ایسا کرتے ہوئے، انکم ٹیکس کا قانون شراکتداری ایکٹ کی دفعات کو نہیں، بلکہ دفعات کو دیکھتا ہے۔ جب ایک بار خاندان میں خلل پڑتا ہے تو، شراکت داری کے تحت حیثیت پہلے کی طرح جاری رہتی ہے، لیکن ہندو قانون کے تحت اس وقت کوئی ہندو غیر منقسم خاندان نہیں ہوتا ہے جو کہ حقیقت میں ایک اکائی کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک ہندو غیر منقسم خاندان کا ہے۔ ہندوستانی انکم ٹیکس قانون یا شراکت داری کے قانون میں ایسا کچھ نہیں ہے جو ہندو مشترکہ خاندان کے افراد کو کسی بھی اثاثے کو تقسیم کرنے سے روکتا ہو۔"

یہ مشاہدات اس نتیجے کی تائید کرتے ہیں جس پر ہم پہنچے ہیں۔ مشترکہ خاندان میں تقسیم سے پہلے سے موجود شراکتداری میں دوسرے شراکتدار یا شراکتداروں کے مقابلے میں کرتا کی حیثیت تبدیل نہیں ہوتی، کیونکہ شراکتداری کا قانون اور ہندو قانون مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہے، تو اسی اصول پر ایک منقسم رکن یا سابقہ مشترکہ خاندان کے کچھ منقسم ارکان یقینی طور پر منقسم خاندان کے اراکین کے مابین کسی انتظام کے تحت تیسرے فریق کے ساتھ شراکت داری کر سکتے ہیں. شراکت داری میں ان کے حصص شراکت داری کی شرائط پر منحصر ہیں۔ شراکت داری میں ان کے نمائندے کے مفاد میں منقسم خاندان کے اراکین کے حصص تقسیم نامہ کی شرائط پر منحصر ہیں۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے پیش کردہ سوال کا صحیح جواب دیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and integrity of this document

نتیجے میں، اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں. ایک سماعت کی فیس.

**اپیلیں خارج کر دی گئیں۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.04 15.40
I attest to the accuracy and integrity of this document